# اسلام کو سمجھنے کی ضرورت ہے — "کیتھولک ہیرلڈ"

"کیتھولک ہیرلڈ" نے اپنے ایک حالیہ اداریے میں لکھا ہے کہ اقوامِ متحدہ نے ۱۹۹۵ء کو "رواداری و برداشت کا سال" قرار دیا، مگر ابھی تک عدمِ برداشت اور تعصّب "ہماری دُنیا کے بڑے حصّے کا وطیرہ ہے اور اِس عدمِ برداشت پر ہر دم کمر باندھے ہوئے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اِس کی بنیاد مذہبی ہے۔" اداریہ نگار کے الفاظ میں "اپنے آپ کو مسلم بنیاد پرست کہلانے والے مردوں اور خواتین کی طرف سے آئے دن ہونے والی دہشت گردی کی کارروائیاں" ایک ایسے اسلام کی مظہر ہیں جو "مسیحی انجیل کے برادرانہ اور دھیمے پیغام سے زیادہ اُن سیلابوں کے قریب ہے جو شمالی یورپ کو تہ و بالا کر رہے ہیں اور اپنی راہ میں آنے والی ہر چیز کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔" ذیل میں مذکورہ اداریے کے چند متعلقہ حصّوں کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔

"گزشتہ ۲۰ برسوں میں مسلمان آبادی تقریباً دوگنی ہو گئی ہے اور اندازاً ایک ارب کے قریب ہے۔ مشرقِ وسطیٰ کی دوتہائی سے زیادہ اور افریقہ کی ایک چوتھائی سے زیادہ آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اگرچہ اِس مسلمان آبادی کے ایک بہت ہی چھوٹے حصّے کو بنیادپرست قرار دیا جا سکتا ہے، مگر اسرائیل، الجزائر اور سوڈان میں حالیہ قتل کے واقعات ایسی فضا پیدا کرنے میں معاون ہیں جو عدمِ برداشت اور تعصّب کو ہوا دیتی ہے۔" "کیا اسلام کا پیغام جہاد سے الگ نہیں کیا جا سکتا؟ کیا وہی اچھا مسلمان ہے جو غیر مسلم کو قتل کر دیتا ہے؟ کیا مسلمانوں کی سرزمین میں برداشت اور رواداری جنم لے سکتی ہے؟ کیا بے گناہ شہریوں کی جان لینے والی بنیادپرستی مذہبی جوش و جذبہ کا اظہار ہے، یا یہ سب کچھ نااہل اور بدعنوان حکومتوں کے خلاف جن کی بے تدبیریوں کے بہت سے مسلمان شکار ہیں، محرومیوں کا پھٹ پڑنا ہے۔"

"جس تیزی سے اسلام کی اپیل پر خاموش اور غیر فعّال شہری سرگرم (اور بعض اوقات برباد کُن) ہوتے جائیں گے اور اسلامی ریاست کی تشکیل کے خواہش مند۔ یہ سوال سیکولر اور مذہبی دونوں طرح کی زندگی کو مشکل بنا دیں گے۔"

"اگر مسلمانوں کی عدمِ برداشت یا اسلام کے خلاف مغربی تعصّب کو ختم کرنا ہے تو مذاہبِ عالم کے درمیان موجود تلخیوں کی جگہ مکالے کو لینا چاہیے اور جہالت و بے خبری کی جگہ اطلاعات کی فراوانی لے لے۔ صرف اِسی صورت میں ہمیں اندازہ ہو گا کہ جسے ہم اکثر غیر ملکی کرنسی خیال کرتے ہیں، وہ تو حقیقتاً ایک ہی سکّے کا دوسرا رُخ ہوتا ہے۔"

"کیتھولک ہیرلڈ" وڈسٹی کن کی طرف سے بین المذاہب مکالمے کے فروغ کے لیے پیش قدمی کی تائید کرتا ہے۔ کارڈینل فرانسس اَرنزے کو "پاپائی کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" کا صدر مقرّر کر کے وڈسٹی کن نے واضح کر دیا ہے کہ دونوں مذاہب کے درمیان دلی محبت کے روابط پیدا کرنے کے لیے وہ کس قدر بے تاب ہے۔ کارڈینل اَرنزے کے سامنے پہاڑ جیسا کام ہے، مگر یہی کام ہے جس کا پھل سب کے لیے امن اور رواداری کی شکل میں نمودار ہو گا۔" (بہ شکریہ "کرسچن - مسلم ریلیشنز نیوز لیٹر" - لیسٹر، جون ۱۹۹۵ء)

# مسلمانوں کے لیے مشن

## مراسلتی کورسوں کے ذریعے مسلمان آبادی تک رسائی

مسیحی جریدے پلس (Pulse) کی ایک رپورٹ کے مطابق متعدّد تبشیری تنظیمیں مراسلتی کورسوں کے ذریعے مسلمان آبادیوں میں مسیحیّت کا پیغام پہنچا رہی ہیں۔ ان تنظیموں میں سے ایک انٹر نیشنل کارسپانڈنس انسٹی ٹیوٹ یونیورسٹی ہے جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شہر ڈلس میں قائم ہے۔ "۱۹۶۷ء سے اب تک انٹر نیشنل کارسپانڈنس انسٹی ٹیوٹ نے تقریباً ۸۰ لاکھ طلبہ و طالبات میں تین کروڑ دس لاکھ مراسلتی اسباق تقسیم کیے ہیں۔ اس تنظیم کا دعویٰ ہے کہ "اس کے تبشیری مراسلتی کورسوں کے ذریعے ہر سال پچاس ہزار افراد (صرف مسلمان ہی نہیں) حلقۂ مسیحیّت میں آتے ہیں۔"

عرب ورلڈ منسٹریز (اپر ڈربی - پنسلوینیا) بھی مسلمانوں میں تبشیری کام کے لیے مراسلتی کورسوں کا سہارا لیتی ہے۔ Pulse کی اطلاع ہے کہ عرب ورلڈ منسٹریز کے "ریڈیو سکول آف دی بائبل" نے مسلم ممالک کے اڑھائی لاکھ طلبہ و طالبات سے رابطہ قائم کیا ہے۔ ریڈیو سکول آف دی بائبل نے گزشتہ سال اپنی تیسویں سالگرہ منائی ہے اور اس کے سامعین کی تعداد سات کروڑ اور نو کروڑ کے درمیان ہے۔ ریڈیو پروگراموں کے ذریعے سامعین میں مراسلتی کورسوں کے لیے شوق پیدا کیا جاتا ہے اور جو سامعین مراسلتی کورسوں کے لیے ریڈیو سکول سے رابطہ قائم کرتے ہیں، انہیں ۳۰ مختلف کورس پیش کیے جاتے ہیں، اور جریدہ [ Key to Knowledge کلیدِ علم] ارسال کیا جاتا ہے جس میں کہانیوں، مطالعہ بائبل اور قارئین کے خطوط کے جواب شامل ہوتے ہیں۔

Pulse نے ایک دوسری تنظیم "فرینڈز آف ترکی" [احبابِ ترکی] کی ایک رپورٹ کا ذکر کیا ہے جس کے مطابق بائبل کورس کے منتظمین نے انقرہ (ترکی) میں ایک کتابی میلے میں ایک ہزار سے زائد افراد سے انٹرویو لیے۔ "چھ سو سے زیادہ افراد نے مراسلتی کورسوں کے داخلہ فارموں پر دستخط